سلف صالحین کی عمدہ تفاسیر کا لب لباب، وہ مستند اور معرکۃ الآراء عام فہم بے نظیر تفسیر جو گذشتہ ایک صدی سے اسلامیان ہند و پاکستان میں مقبول خلائق ہے۔

تفسیر حقانی

تالیف۔ فخر المفسرین عمدۃ المتکلمین علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی دہلویؒ

اس تفسیر میں جملہ مذاہب کے حالات، مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل جوابات، مصطلحات و نکات قرآن، فقہی مسائل کا استنباط، ترکیب نحوی و شان نزول، قصص و واقعات امم سابقہ وغیرہ جملہ فوائد ضروریہ پر علمی و تحقیقی مباحث کے دریا بہائے گئے ہیں۔

ناشر: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

جلد سوم

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

مُصنف فخر المفسرین زبدۃ المحدثین عمدۃ المتکلمین فاضلِ اجل حضرت

مولانا ابو محمد عبد الحق الحقانی الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ،

تفسیر فتح المنّان

المشہور بہ

تفسیرِ حقّانی

اس بے نظیر تفسیر میں جس طرح بے شمار دریائے علوم کو کوزے میں بند کیا ہے
اسی طرح اس کی زبان عام فہم سلیس اور صاف ہے تاکہ ہر خاص و عام
استفادہ کرے اور لطائف و حقائق و نکاتِ قرآنیہ سے
فیض یاب ہو

ناشِر میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

کر وہ گمراہ تھے یا راہ پر۔

پھر فرماتا ہے ان کم بختوں نے اپنی خواہشوں کو اپنا معبود بنا لیا ہے جو خواہش کہتی ہے اسی پر چلتے ہیں پھر ان کے آپ ذمہ دار نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ سنتے سمجھتے ہیں؟ گو ظاہر میں یہ ہے مگر حسِ باطن نہیں یہ تو چوپایوں سے بھی بدتر ہیں کیوں کہ وہ مکلف نہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ

(اے مخاطب) کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کیوں کر سایہ کو بڑھاتا ہے ؎

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا

اور اگر چاہتا تو اس کو ٹھیرا رکھتا پھر ہم نے اس کے لئے

الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ

آفتاب کو رہبر بنا دیا پھر

قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَ

ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹتے ہیں اور

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

اسی نے تو تمہارے لیے رات کو لباس

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

اور نیند کو راحت بنا دیا اور دن چلنے پھرنے

نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

کے لیے (بنایا) اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت

الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ

(بارش) سے پیشتر خوشخبری لانے والی ہوائیں چلایا کرتا ہے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾

اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا

تاکہ اس سے مرے ہوئے (خشک) شہر کو زندہ کریں اور اس کو اپنی پیدا

خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾

کی ہوئی چیزوں چارپایوں اور بہت سے آدمیوں کو پلائیں

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا

اور ہم نے اس کو ان میں بانٹ دیا تاکہ سمجھیں

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

پس بہت سے آدمی تو ناشکری کیے بغیر نہ رہے

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں ایک ڈر سنانے والا

نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

کھڑا کر دیتے پس (اے نبی) کافروں کا کہا نہ مانو اور

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

(قرآن سے) ان کا مقابلہ بڑے زور سے کرتے رہو۔

ترکیب

اناسی اصلہ اناسین جمع انسان کسرحان وسراحین فابدلت النون فیہ یاء و ادغمت و قیل ہو جمع انسی علی القیاس۔ صرفناہ الضمیر للماء

؎ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ظل سے مراد سایۂ الٰہی ہو وہ کسی قوم اور کسی شخص کے لیے خدا نے کیسا دراز کیا ہے؟ مگر بقا اسی کو ہے اس کو ٹھیرا نہیں رکھتا بعدہ پھر ڈھلنے لگتا ہے اور آفتاب اقبال و عنایت اس کی دلیل ہوتا ہے۔ انسان کی عمر بھی ایک سایہ ہے باوجود درازی کے کس طرح سے ڈھلتی ہے اور یہ بے خبر غافل ہے ۱۲ منہ

میں مشاہدۂ ذات کی طرف پھر کیف مد الظل سے
مشاہدۂ افعال کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وھو الذی جعل
لکم الیل (۲) خدا نے تمہاری راحت کے لیے رات اور
کام کاج کے لیے دن بنایا۔ والسبات الراحۃ و منہ یوم
السبت اسے یوم الراحۃ لفراغۃ فیہ من الاشغال۔ صاحب
کشاف کہتے ہیں السبات الموت والمسبوت المیت۔
رات آتی ہے تو گویا قیامت آگئی سب سو جاتے ہیں گویا
مر جاتے ہیں کوچہ و بازاروں میں سناٹا ہوتا ہے پھر صبح
ہوتی ہے تو گویا حشر کا دن برپا ہو جاتا ہے بستروں سے
کیا اٹھتے ہیں گویا قبروں سے اٹھتے ہیں اس لیے جعل
النھار نشورا فرمایا۔

(۳) وھو الذی ارسل الریاح بشرا جمع بشیر
رحمت سے مراد بارش یعنی اللہ وہ قادر و مدبر ہے کہ
بارش آنے سے پہلے ایک ایسی ہوا چلاتا ہے جو بارش
کی خوشخبری دیا کرتی ہے وہ بادلوں کے اٹھنے کا سبب
ہوتی ہے پھر بادلوں سے پاک اور ستھرا پانی ہم اتارتے
ہیں جس سے خشک زمین کو جو بمنزلہ مردہ کے ہوتی ہے
شادابی سے حیات بخشتے ہیں اور اس پانی کو چارپائے
اور انسان پیتے ہیں یہ بھی ہمارا ہی فعل ہے ورنہ یہ پانی
از خود تو ہو نہیں سکتیں اور کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ ولقد
صرفناہ بینھم۔ پھر اس پانی کو تم میں تقسیم کیے دیتے ہیں
ایک کے قبضہ میں نہیں رکھتے تاکہ تم سمجھو لیکن اکثر لوگ
ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے۔

ولو شئنا الخ یعنی جس طرح ہم نے باران رحمت کو
عام کر دیا ہر جگہ برساتے ہیں اسی طرح نبوت کو بھی جو
بارش روحانی ہے عام کر سکتے تھے ہمارے ان کچھ
بات نہ تھی ہر گاؤں میں رسول بھیج دیتے جیسا کہ
منکرین نبوت اس کی استدعا کرتے ہیں مگر حکمت
الٰہی کے خلاف تھا۔ انتظام عالم میں خلل آجاتا۔ پس ۲

اے نبی ان کے کہنے پر التفات نہ کرو جاھدھم بہ
جہادا کبیرا جہاں تک ہو سکے ان کے سمجھانے میں
کوشش کرو۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا
اور وہی تو ہے کہ جس نے دو دریاؤں کو باہم ملا دیا یہ ایک تو (ان میں سے)
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ
شیریں خوشگوار ہے اور یہ ایک کھاری
أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَ
کڑوا اور ان دونوں میں ایک پردہ اور مستحکم آڑ بنا دی
حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي
جو باہم ملنے نہیں دیتی اور اسی نے انسان کو
خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا
پانی (منی) سے پیدا کیا پھر اس کے لیے رشتہ
وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾
نسب و دامادی قائم کیا اور آپ کا رب تو ہر چیز پر قادر ہے
وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا
اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان معبودوں کو پوجتے ہیں کہ جو
لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَ
ان کو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر اور
كَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾
کافر تو اپنے رب کے مقابلہ میں کمر باندھے ہوئے ہیں
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٥٦﴾
اور (اے نبی) آپ کو تو ہم نے محض خوشخبری اور ڈر سنانے کے لیے بھیجا ہے
قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
(ان سے) کہہ دو میں اس پر تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگتا